پرنٹنگ پریس سے متعلق مسائل

مفتی وزیر احمد

جامعہ ضیاء مدینہ ماہی والا لیہ

(قسط اول)

مفتی وزیر احمد صاحب نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ایک بالکل اچھوتے عنوان پر قلم اٹھایا ہے، دنیا بھر میں کتابیں لکھی اور چھاپی جاتی ہیں، اور مصنفین رمولفین اور ناشرین کے مابین اکثر نزاعات بھی جنم لیتے رہتے ہیں بسا اوقات ناشرین بڑی زیادتی کرتے ہیں اور مصنفین کا حق دبا لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے ۔طباعتی ادارے بھی مولفین کا استحصال کرتے رہتے ہیں ، اور بلا اجازت مصنف خود کتب چھاپ کر فروخت کرنے لگتے ہیں ۔اور سب سے بڑھ کر مکتبات جہاں سے کتب کی نکاسی ہوتی ہے وہ بھی کمیشن کے معاملات اور ادائیگیوں کے حوالہ سے اکثر اچھی شہرت نہیں رکھتے ۔آئندہ اقساط میں انشاء اللہ مفتی صاحب ان تمام امور کو شامل فرماتے ہوئے گفتگو فرمائیں گے۔عسی اللہ ان یھدیھم . (مجلس ادارت)

طباعتِ کتب کے رائج طریقے:

ا۔طباعتِ کتب یا بکس کی پرنٹنگ کا معاملہ فی زمانہ بالعموم اس طرح طے کیا جاتا ہے'' بکس چھپوانے والے صاحبان کمپوزنگ خود کر کے دیتے ہیں یا کمپوزنگ کی اجرت صفحات (پیجز) کے لحاظ سے متعین کی جاتی ہے، پروف ریڈنگ کا مرحلہ بھی کمپوزنگ کی طرح تقسیم شدہ ہوتا ہے کبھی پریس کے کندھے پر اس کی ذمہ داری ڈالی جاتی ہے اور کبھی بک شائع کروانے والے یہ کام اپنے ذمہ لگاتے ہیں، بعد ازاں بک کی ضخامت سامنے آنے کی وجہ سے اس کے تمام پہلو مدنظر رکھتے ہوئے بات چیت پریس کے مالک یا اس کے نائب سے کی جاتے ہے ، مثلاً کتاب کا سائز، ٹائٹل کی نوعیت ،پیپر سفید یا رنگ دار نیز اہم بات کاغذ کی کوالٹی ، پھر بک کی کل کاپیوں کی تعداد، پیکنگ عام ڈبوں

میں، گفٹ نماڈبوں میں محفوظ کر کے کارٹن میں ڈال دی جائے گی ، پریس سے بک ! مالک اٹھوائے گا یا پریس کی طرف سے بلٹی کروانا ہوگی سب سے آخری بات ''بک'' تیار کب ہوگی؟

ا۔ بک چھاپنے کی قیمت طے ہوجانے کے بعد، مکمل پیسے یا کچھ دے دئے جاتے ہیں اور کبھی کچھ بھی نہیں دیا جاتا کتاب فائنل ہونے کے بعد قیمت ادا کی جاتی ہے۔

۲۔ باقی جمیع امور حسب سابق مگر قیمت طے نہیں کی جاتی ، جب کتاب تیار ہوجاتی ہے پھر ''بل'' مالک کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے۔

۳۔ کتاب چھاپنے کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دوران طباعت صرف ہونے والا میٹریل پریس کے پاس نہیں ہوتا بلکہ بک کے مالک کو بتا دیا جاتا ہے کہ خام مال آپ کے آرڈر کے مطابق خریدا جائے گا، اس کا جو بل ہوگا اس پر مزید ہم آپ سے دس فیصد یا کچھ فی صد لیں گے۔

۴۔ بک کے مالک کی طرف سے ایک آدمی بطور وکیل قائم کیا جاتا ہے جو بک چھپوانے کے تمام امور بجالاتا ہے۔

۵۔ کبھی کتاب چھپوانے والے خام مال خود مہیا کرتے ہیں، اور پریس کو پرنٹنگ اور بائنڈنگ کی قیمت دیتے ہیں۔

ہنوز جو پانچ صورتیں ذکر کی گئی ہیں ان میں بیشتر ''بیع سلم''، ''عقدِ استصناع''، ''عقد اجارہ'' اور ''وکالت'' کے ذیل میں آتی ہیں، البتہ بعض صورتوں میں اگر کوئی شرط مفسد للعقد ہے یا متعاقدین کے مابین مفضی الی المنازعۃ ،کوئی ایک فریق دوسرے کا ناحق مال دبا رہا ہے تو اس سقم کی اصلاح کرلی جائے ، نیز کسی غلط اور نادرست شرط کی وجہ سے اگر معاملہ فاسد ہو تو شرعی تقاضے کے احترام میں دنیا کے منافع پر نفعِ آخرت کو ترجیح دیتے ہوئے ''عقد فاسد'' کو نظر انداز کرنا چاہئے، چنانچہ پرنٹنگ پریس پر بک کا آرڈر دینے سے لیکر بک تیار ہونے کے بعد لے جانے تک متعاقدین کے درمیان قابلِ اصلاح جو معاملات جنم لیتے ہیں ایک نظر ملاحظہ کیجئے۔

(۱) قیمت طے کئے بغیر بک چھاپنا؟

(۲) کمپوزر کی ایسی غلطی جس سے مقصود کتاب فوت ہوجائے ، بلکہ مرتب پر فرد جرم بھی عائد ہوجائے؟

(۳) پیسٹنگ میں ہونے والی غلطی کون بھگتے گا؟

(۴) گستاخانہ،متنازع اور شر انگیز مواد چھاپنا؟

(۵) بک کے مالک نے کمپوزنگ کرکے دی،مگر پریس کے کمپوزر سے فائل ڈیلیٹ ہوگئی؟

(۶) پریس کے مالک کو جو تاوان اور نقصان اٹھانا پڑے کیا وہ پریس میں رکھے ہوئے ملازمین اور مزدوروں سے وصول کرے گا؟

(۷) کیا بک کے آخر میں بچ جانے والے خالی صفحات پر پریس کا مالک کسی قسم کا اشتہار لگا سکتا ہے؟

(۸) کیا چھاپہ خانے کا مالک آخری کاپی کے بچ جانے والے خالی صفحات کاٹ کر اپنے پاس رکھ سکتا ہے؟

(۹) پیپر، گتا، سائز، فونٹ، خط، کلر خلاف آرڈر لگانے نیز بائنڈنگ اور جلد ناقص ہونے کی صورت میں آرڈر دینے والا کتاب اٹھانے کا ذمہ دار ہوگا؟

(۱۰) کیا پرنٹ مدھم اور بعض صفحات داغ دار ہوں تو پھر بھی بک وصول کرنی پڑے گی۔

(۱۱) بک لے جانے کے بعد اگر اس میں کسی نقص پر مطلع ہوا تو کیا خیارِ عیب کی صورت پیدا ہوگی؟

(۱۲) بک تیار کرنے کا جو ٹائم دیا اس پر کسی وجہ سے بک تیار نہ ہوئی؟

(۱۳) کیا بک چھاپنے والا ادارہ مالک کی اجازت کے بغیر کتاب کی کچھ کاپیاں اپنے پاس رکھ سکتا ہے؟

(۱۴) کیا آرڈر سے زائد کاپیاں چھاپنے کی صورت میں بک کا مالک اضافی کاپیاں لے گا؟

(۱۵) اجرت لینے کے باوجود اصل کمپوزنگ مالک کو نہ دینا، اور معاملہ طے کرتے وقت یہ بات بک چھپوانے والے کو بتائی بھی نہیں جاتی کہ کمپوزنگ کا بل آپ ادا کریں گے لیکن آپ کو کمپوزنگ نہیں ملے گی؟

(۱۶) بک چھپوانے والا اگر آرڈر دینے کے بعد مکر جائے تو کیا پریس کا مالک پیشگی/ بیعانہ ضبط کرسکتا ہے؟

(۱۷) پرنٹنگ کے دوران بعض پیجز مدہم اور پیپر سکڑنے یا کسی اور وجہ سے بعض صفحات نہ ملنے کی صورت میں کثیر تعداد میں صفحات، کاپیاں، ٹائٹل اور ڈسٹ کور فالتو بچ جاتے ہیں، وسیع پیمانہ پر جن پریسوں پر چھپائی کا کام رہتا ہے وہاں چند ماہ گزرنے کے بعد ایسا مواد ٹنوں کے حساب سے جمع

ہوجاتا ہے جسے سنبھال کر رکھنا بھی پریس مالک کے بس میں نہیں ہوتا تو کیا ایسا مواد دریا برد یا گتا فیکٹری، زیرِ زمین دفن کیا جائے یا نذرِ آتش کی بھی کوئی صورت ہے؟ یا کیا پریس مالکان اسے فروخت کر کے اس کی قیمت اپنے تصرف میں لا سکتے ہیں؟

متعاقدین کسی ایک امر کا دائرہ متعین کرلیں۔

متعاقدین کو اولاً چاہئے کہ وہ باہم طے ہونے والے معاملہ کا دائرہ متعین کرلیں بک چھاپنے اور چھپوانے کا امر ''بیع سلم'' یا ''عقد استصناع''، ''وکالت''، ''عقد اجارہ'' کی صورت میں کریں گے یا کسی اور عقد کے ذیل میں کریں گے، جس کے تحت کرنا چاہیں پہلے اس کا جواز وعدم جواز ملاحظہ کریں، جواز کی صورت میں اس کی شرائط کو ملحوظ رکھیں، عدم جواز کی صورت میں گریز ضروری ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کتاب وسنت کی اشاعت کا عمل ہی قرآن وحدیث میں بتلائے گئے اصول کے برعکس ہو چنانچہ مندرجہ بالا عقود کے روا، وعدم روا اوران کی صحت کی شرائط درج ذیل ہیں۔

کیا بک کی پرنٹنگ کا معاملہ ''بیع سلم'' کی صورت میں کیا جاسکتا ہے؟

بیع سلم سے متعلق جواز کا قول ہے اور جب جواز ہے تو اس کی صحت سے متعلق جو شرائط ہیں اگر انہیں ''بک پرنٹنگ'' میں ملحوظ رکھا جاسکتا ہے، تو پھر کتابوں کی چھپائی کا امر بیع سلم کی صورت میں بھی درست ہونا چاہئے۔ چنانچہ ''بیع سلم'' کے جواز اور صحت پر فقہاء احناف کے دلائل اور اقوال ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَلسَّلَمُ عَقْدٌ مَشْرُوعٌ بِالْكِتَابِ وَهُوَ آيَةُ الْمُدَايَنَةِ فَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَحَلَّ السَّلَفَ الْمَضْمُوْنَ وَاَنْزَلَ فِيْهَا اَطْوَلَ اٰيَةٍ فِيْ كِتَابِهٖ وَتَلَا قَوْلَهٗ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ الْاٰيَةَ وَبِالسُّنَّةِ وَهُوَ مَارُوِيَ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَ الْاِنْسَانِ وَرَخَّصَ فِي السَّلَمِ وَالْقِيَاسُ وَاِنْ كَانَ يَابَاهُ وَلٰكِنَّا تَرَكْنَاهُ بِمَا رَوَيْنَاهُ وَوَجْهُ الْقِيَاسِ اَنَّهٗ بَيْعُ الْمَعْدُوْمِ اِذِالْمَبِيْعُ هُوَالْمُسْلَمُ فِيْهِ .

سلم ایک ایسا عقد ہے جو کتاب یعنی ایت مداینت سے مشروع ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے سلم مضمون کو حلال کیا اور اس کی بابت

اپنی کتاب میں بہت بڑی ایت اتاری اور ابن عباس نے باری تعالیٰ کا قول

یَا اَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اِذَا تَدَا یَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی فَاکْتُبُوہ

تلاوت کیا اور سنت سے بھی ثابت ہے،اور وہ یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چیز کے بیچنے سے منع فرمایا ہے جو انسان کے پاس نہ ہو اور سلم کی اجازت دی ہے اور قیاس اگر چہ سلم کے جواز کا انکار کرتا ہے لیکن ہم نے اس کو حدیث مذکور کی وجہ سے ترک کر دیا ہے اور وجہ قیاس یہ ہے کہ سلم میں مبیع معدوم ہے کیونکہ مبیع وہی چیز ہے جو مسلم فیہ ہے۔(ہدایہ:۳/۹۶،مکتبہ رحمانیہ لاہور)وَ

معروف محقق علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

وَاَمَّا السُّنَّةُ: فَمَا رَوَی ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَوَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ،فَقَالَ: ”مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسَلِّفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ اِلَی اَجَلٍ مَعْلُومٍ“.وَاَمَّاالْاِجْمَاعُ: فَقَالَ اِبْنُ الْمُنْذِرِ :اَجْمَعَ كُلُّ مَنْ نَحْفَظُ عَنْهُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَی اَنَّ السَّلَمَ جَائِزٌ ،وَلِاَنَّ بِالنَّاسِ حَاجَةً اِلَيْهِ ؛لِاَنَّ اَرْبَابَ الزُّرُوعِ وَالثِّمَارِ وَالتِّجَارَاتِ يَحْتَاجُونَ اِلَی النَّفَقَةِ عَلَی اَنْفُسِهِمْ اَوْ عَلَی الزُّرُوعِ وَنَحْوِهَا حَتَّی تَنْضَجَ، فَجُوِّزَ لَهُمُ السَّلَمُ دَفْعًا لِلْحَاجَةِ وَقَدِ اسْتُثْنِيَ عَقْدُ السَّلَمِ مِنْ قَاعِدَةِعَدَمِ جَوَازِ بَيْعِ الْمَعْدُومِ ،لِمَا فِيْهِ مِنْ تَحْقِيْقِ مَصْلَحَةٍ اِقْتِصَادِية ،تَرْخِيْصًا لِلنَّاسِ ،وَتَيْسِيْرًا عَلَيْهِمْ .

اور بہرحال سنت سے (بیع سلم کا ثبوت)وہ روایت ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ ایک سال ،دوسال ،تین سال کی (میعاد پر) پھلوں میں سلم کرتے تھے،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا”جو آدمی کسی چیز میں سلم کرنا چاہے،تو وہ معلوم پیمانہ،معلوم وزن اور وقت معلوم تک سلم کرے۔

اور اجماع سے اس کا ثبوت ! ابن منذر کہتے ہیں”کہ ہم نے جن اہل علم سے اکتساب کیا ہے وہ اس امر کے قائل ہیں کہ سلم جائز ہے،لوگوں کو اس کی ضرورت رہتی ہے،کیونکہ کھیتی ،باغات مالک اور تاجروں کو اپنی ذات اور فصلات پر خرچ کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے حتی کہ پک جائیں، لہذا دفع حاجت کی بنا پر اس کا جواز ہے اور”عقد سلم“معدوم اشیاء کی بیع کے عدم جواز کے قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس میں اقتصادی مصلحت کے پیش نظر لوگوں کے لئے رخصت اور آسانی پائی جاتی

ہے۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ:۴/ ۳۵۸ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

سلم کی بعض اصطلاحات:

رب السلم: بیع سلم میں مشتری کورب السلم کہتے ہیں،لہذا بک چھپوانے والارب السلم ٹھہرے گا۔

مسلَّم الیہ: بیع سلم میں چیزفروخت کرنے والے کومسلم الیہ کہتے ہیں،توپرنٹنگ پریس کے مالک کومسلم الیہ سے تعبیر کیا جائے گا۔

راس المال: بک کا مالک جو پیسے معاملہ طے کرتے وقت ادا کرے گا،ان کوراس المال۔

مسلم فیہ: جس چیز پرعقد ہوا سے مسلم فیہ کہا جاتا ہے،جس کتاب کے لینے کا امر طے پائے گا اس بک کومسلم فیہ کہیں گے۔

رکن سلم: بیع سلم کارکن ''ایجاب اورقبول'' ہے،حنفیہ،مالکیہ اورحنابلہ کے نزدیک ایجاب! لفظِ سلم،سلف اوربیع ہے۔

بیع سلم کی تعریف: ''بیع اجل بعاجل'' یعنی راءس المال نقدی اورمبیع دین ہوتا ہے،بک پرنٹنگ میں اگر پیسے نقد دئے جائیں،بک بعد میں لینے کاوقت معین کیا جائے توایسے معاملہ پر''بیع سلم'' کا اطلاق ہوگا۔

شرائط صحتِ بیع سلم:

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَلَایَصِحُّ السَّلَمُ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ اِلَّا بِسَبْعِ شَرَائِطَ ،

جِنْسٌ مَعْلُومٌ کَقَوْلِنَا حِنْطَۃٌاَوْ شَعِیر

وَنَوْعٌ مَعْلُوْمٌ کَقَوْلِنَا سَقِیَّۃٌ اَوْ بَخْسِیَّۃٌ

وَصِفَۃٌ مَعْلُومَۃٌکَقَوْلِنَا جَیِّدٌ اَوْ رَدِیءٌ

وَمِقْدَارٌ مَعْلُومٌ کَقَوْلِنَا کَذَا کَیْلًا بِمِکْیَالٍ مَعْرُوفٍ اَوْکَذَاوَزْنًا

وَاَجَلٌ مَعْلُوْمٌ

وَالْاَصْلُ فِیْہِ مَارَوَیْنَاوَالْفِقْہُ فِیْہِ مَا بَیَّنَّا......وَمَعْرِفَۃُ مِقْدَارِرَأسِ الْمَالِ اِذَاکَانَ یَتَعَلَّقُ الْعَقْدُ

عَلٰی مِقْدَارِهٖ كَالْمَكِيْلِ وَالْمَوْزُوْنِ وَالْمَعْدُوْدِ وَتَسْمِيَةُ الْمَكَانِ الَّذِیْ يُوفِيْهِ فِيْهِ اِذَا كَانَ لَهٗ حَمْلٌ وَمُؤْنَةٌ وَقَالَا لَا يَحْتَاجُ اِلٰی تَسْمِيَةِ رَأْسِ الْمَالِ اِذَا كَانَ مُعَيَّنًا وَلَا اِلٰی مَكَانِ التَّسْلِيْمِ وَيُسَلِّمُهٗ فِیْ مَوْضِعِ الْعَقْدِ.

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عقد سلم صحیح نہیں مگر سات شرائط کے ساتھ:

جنس معلوم ہو جیسے ہمارا قول "گندم" یا "جو"

اور نوع معلوم ہو جیسے ہمارا قول سقیہ یا بخسیہ

اور صفت معلوم ہو جیسے ہمارا قول عمدہ یا ردی

اور مقدار معلوم ہو جیسے ہمارا قول کہ معروف پیمانے سے اتنے کیل ہوں یا اس قدر وزن ہو

اور مدت کا تعین ہو

اور اس میں اصل وہ حدیث ہے جو ہم نے روایت کی ہے اور اس میں عقلی دلیل وہ ہے جو ہم بیان کر چکے،......رأس المال کی مقدار کی معرفت جب عقد اس کی مقدار سے متعلق ہو جیسے ماپی ہوئی، وزن کی گئی اور شمار کی جانے والی اشیا اور اس جگہ کا بیان کرنا جس میں مسلم فیہ ادا کریگا جبکہ مسلم فیہ کے لیے بوجھ ہو اور (اس پر) خرچ پڑتا ہو اور صاحبین نے فرمایا کہ راس المال بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے جبکہ وہ معین ہو اور نہ مسلم فیہ سپرد کرنے کی جگہ محتاج بیان ہے، بلکہ موضع عقد میں سپرد کریگا۔ (ہدایہ؛۴/۱۰۰، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ کاسانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وَاَمَّا الَّذِیْ يَرْجِعُ اِلَی الْمُسْلَمِ فِيْهِ فَانْوَاعٌ اَيْضًا

وَمِنْهَا: اَنْ يَكُوْنَ مَعْلُوْمَ النَّوْعِ كَقَوْلِنَا حِنْطَةٌ سَقِيَّةٌ اَوْ نَحِسِيَّةٌ تَمْرٌ بَرْنِیٌّ اَوْ فَارِسِیٌّ هٰذَا اِذَا كَانَ مِمَّا يَخْتَلِفُ نَوْعُهٗ فَاِنْ كَانَ مِمَّا لَا يَخْتَلِفُ فَلَا يُشْتَرَطُ بَيَانُ النَّوْعِ.

وَمِنْهَا: اَنْ يَكُوْنَ مَعْلُوْمَ الصِّفَةِ كَقَوْلِنَا جَيِّدٌ اَوْ وَسَطٌ اَوْرَدِیءٌ

. وَمِنْهَا: اَنْ يَكُوْنَ مَعْلُوْمَ الْقَدْرِ بِالْكَيْلِ اَوِ الْوَزْنِ اَوِ الذَّرْعِ لِاَنَّ جَهَالَةَ النَّوْعِ وَالْجِنْسِ وَالصِّفَةِ وَالْقَدْرِ جَهَالَةٌ مُفْضِيَةٌ اِلَی الْمُنَازَعَةِ وَاَنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِلْعَقْدِ. وَقَالَ النَّبِیُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "مَنْ اَسْلَمَ مِنْكُمْ فَلْيُسْلِمْ فِیْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ".

وَمِنْهَا: اَنْ يَكُوْنَ مَعْلُوْمَ الْقَدْرِ بِكَيْلٍ اَوْ وَزْنٍ اَوْ ذَرْعٍ يُؤْمَنُ عَلَيْهِ فَقْدُهٗ عَنْ اَيْدِی

النَّاسِ فَاِنْ کَانَ لَا یُومَنُ فَا لسَّلَمُ فَاسِدٌ

''مسلم فیہ''میں ذیلی شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) اس کی قسم بیان کی جائے ،لیکن یہ شرط تب ہے جب اس کی انواع واقسام مختلف ہوں،اگراس کی ایک ہی نوع ہوتو پھراس کا بیان کرنا غیرضروری ہے جیسا کہ گندم اور کھجور کی متنوع اقسام پائی جاتی ہیں سقیۃ اورنحسیۃ تمر برنی اور فارسی۔

(۲) اس کی صفت بیان کی جائے کہ وہ عمدہ ہوگی یا میانی ،ردی۔

(۳) کیل یاوزن ،عدد،گز سے مسلم فیہ کی مقدار معلوم ہو،کیونکہ نوع ،جنس ،صفت اورمقدار میں جہالت باعث نزاع ہے اورمفسد عقد ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''تم میں سے جوسلم کرے وہ کیل معلوم ،وزن معلوم اوروقت معلوم تک سلم کرے۔

(۴) مسلم فیہ کی مقدار ایسے پیمانے یاوزن ،گز معلوم سے ہوکہ لوگوں سے اس کے معدوم ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو،اگرایسی چیز سے ہوجس کے مفقود ہونے کا خدشہ ہوتوسلم فاسد ہوگی۔

(بدائع الصنائع ؛۴/۴۴۰ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ لاہور)

کونسی اشیاء میں ''بیع سلم'' ہوسکتی ہے؟

جن اشیاء کی صفت کوبیان کرنا ممکن ہو،اُن سب میں بیع سلم صحیح ہے اورجن کی صفت کااحاطہء بیان میں نہ آئے ان میں بیع سلم فاسد ہے،البتہ معمولی فرق مفسد للعقد نہیں۔

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَمِنْهَا: اَنْ یَکُونَ مِمَّا یُمْکِنُ اَنْ یُضْبَطَ قَدْرُہُ وَ صِفَتُهُ بِالْوَصْفِ عَلٰی وَجْهٍ لَا یَبْقَی بَعْدَالْوَصْفِ اِلَّا تَفَاوُتٌ یَسِیْرٌ، فَاِنْ کَانَ مِمَّا لَا یُمْکِنُ وَ یَبْقَی بَعْدَالْوَصْفِ تَفَاوُتٌ فَاحِشٌ لَا یَجُوزُ السَّلَمُ فِیْهِ لِاَنَّهُ اِذَا لَمْ یُمْکِنْ ضَبْطُ قَدْرِہٖ وَصِفَتِهٖ بِالْوَصْفِ یَبْقَی مَجْهُولَ الْقَدْرِ اَوِالْوَصْفِ جَهَالَةً فَاحِشَةً مُفْضِیَةً اِلَی الْمُنَازَعَةِ وَاِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِلْعَقْدِ .وَبَیَانُ ذٰلِکَ اَنَّهُ یَجُوْزُ السَّلَمُ فِی الْمَکِیْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ الَّتِی تَحْتَمِلُ التَّعْیِیْنَ وَالْعَدَدِیَّاتِ الْمُتَقَارِبَةِ،اَمَّا الْمَکِیْلَاتُ وَالْمَوْزُوْنَاتُ فَلِاَنَّهَا مُمْکِنَةُ الضَّبْطِ قَدْرًا وَصِفَةً عَلٰی وَجْهٍ لَا

يَبْقَى بَعْدَالْوَصْفِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جِنْسِهٖ وَنَوْعِهٖ اِلَّا تفَاوُتٌ يَسِيْرٌ لِاَنَّهَا مِنْ ذَوَاتِ الْاَمْثَالِ وَكَذٰلِكَ الْعَدَدِيَّاتُ الْمُتَقَارِبَةُمِنَ الْجَوْزِ وَالْبَيْضِ ،لِاَنَّ الْجَهَالَةَ فِيْهَا يَسِيْرَةٌ لَا تُفْضِيْ اِلَى الْمُنَازَعَةِ وَ صَغِيْرُ الْجَوْزِ وَالْبَيْضِ وَكَبِيْرُ هُمَا سَوَاءٌ لِاَنَّهُ لَا يَجْرِى التَّنَازُعُ فِي ذَالِكَ الْقَدْرِ مِنَ التَّفَاوُتِ وَبَيْنَ النَّاسِ عَادَةً فَكَانَ مُلْحَقًا بِالْعَدَمِ فَيَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهَا عَدَدًا وَكَذٰلِكَ كَيْلًا وَهٰذَا عِنْدَنَا ،وَقَالَ زُفَرُ لَايَجُوْزُ.

(بیع سلم کا جواز ایسی اشیاء میں ہے)جن کی مقدار اور وصف کو بیان کرنا اس طرح ممکن ہو کہ وصف (کے ضبط) کے بعد معمولی فرق باقی رہ جائے۔ اگر ایسی چیز ہو کہ جس کی (مقدار کا بیان)ممکن نہ ہو اور وصف کے بعد بھی تفاوت فاحش باقی رہے تو اس میں سلم جائز نہیں کیونکہ جب اس کی مقدار اور وصف کو ضبط میں لانا ممکن نہیں تو وہ مجہول القدر اور جہالت فاحش کے ساتھ مجہول الوصف ہونے کی وجہ سے مفضی الی النزاع ٹھہرے گی اور باعث نزاع مفسد للعقد ہوا کرتا ہے۔اور اس کی تفصیل یوں ہے کہ سلم ان مکیلی اور موزونی اشیاء میں جائز ہے جو تعیین کا احتمال رکھتی ہیں اور ان اشیاء میں بھی جائز ہے جو عددی متقاربہ ہوں۔

مکیلی اور موزونی (میں بیع سلم کا جواز اس لئے ہے) مقدار اور صفت کے اعتبار سے ان کو ضبط میں لانا اس حد تک ممکن ہے کہ جنس اور نوع کے بیان کے بعد معمولی فرق باقی رہ جاتا ہے کیونکہ (مکیلی اور موزونی)اشیاء ذوات الامثال سے ہیں،علی ھذا القیاس اخروٹ اور انڈا عددیات متقاربہ سے ہیں کیونکہ ان میں جہالت معمولی ہے ،مفضی الی النزاع نہیں۔اخروٹ اور انڈے کا چھوٹا بڑا ہونا یکساں ہے کیونکہ اس قدر تفاوت میں نزاع نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کی عادت ہے(اس قدر تفاوت)ملحق بالعدم ہے تو ان میں گنتی کے لحاظ سلم جائز اور ایسے ہی ماپ کے اعتبار سے اور یہ ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک ہے اور امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جائز نہیں۔ (بدائع الصنائع ۴/۴۴۱ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ لاہور)

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(قَوْلُهُ وَيَصِحُّ فِيْمَا اَمْكَنَ ضَبْطُ صِفَتِهٖ)لِاَنَّهُ دَيْنٌ وَهُوَ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِالْوَصْفِ فَاِذَالَمْ يُمْكِنْ ضَبْطُهُ بِهٖ يَكُوْنُ مَجْهُوْلًا جَهَالَةً تُفْضِيْ اِلَى الْمُنَازَعَةِفَلَايَجُوْزُ كَسَائِرِ الدُّيُوْنِ نهر

جن اشیاء کی صفت کو ضبط کرنا ممکن ہے،ان میں ''سلم'' صحیح ہے کیونکہ وہ دین ہے اور دین کی معرفت

سوائے وصف کے نہیں ہوسکتی اور جب صفت کو ضبط کرنا ممکن نہ ہو تو پھر ایسی جہالت باعث نزاع ہوگی، تو دیگر دیون کی طرح عدام جواز ہوگا۔ (فتاویٰ شامی:۴/ ۲۲۷ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابواللیث نصر سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَيَجُوزُ السَّلَمُ فِي جَمِيعِ مَا يُمكِنُ ضَبطُهُ بِالصِّفَةِ كَالحِنطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالثِّيَابِ

جتنی اشیاء کی صفت کو بیان کرنا ممکن ہے، ان سب میں سلم جائز ہے جیسے گندم، جو اور کپڑے۔

(خزانۃ الفقہ :۹ ۱۷، مکتبہ رشیدیہ اکوڑہ خٹک)

مندرجہ بالا تصریحات کی رو سے بالعموم جن اشیاء کی صفت کو ضبط میں لانا ممکن ہو، اُن تمام میں سلم درست ہے اور جن چیزوں کی صفت کو بیان کرنا ناممکن ہو ان میں سلم فاسد ہے تو اس پس منظر میں بکس کی صفات کے جمیع پہلوؤں کو احاطہ ضبط میں لانا جب ممکن ہے تو عقد سلم کی رو سے معاملہ طے کرنا صواب ہے، جدید سہولیات کے پیش نظر بک کی ایک کاپی بطور نمونہ تیار کر کے متعاقدین کو مجلس عقد میں سامنے رکھ کر عقد سلم کرنا کوئی دشوار معاملہ نہیں چہ جائے گے تمام امور''انٹرنیٹ'' کی مدد سے طے کرنا اور آسان ہیں۔

مجلسِ عقد میں راس المال پر قبضہ ضروری ہے:

جب متعاقدین عقد سلم کریں تو تفریق سے قبل رأس المال پر مجلس عقد میں فعلاً قبضہ کرنا ضروری ہے، ورنہ عقد سلم باطل ہوگا۔ اگر مجلس عقد میں رأس المال پیش نہ کیا جائے تو پھر سلم کے معانی بھی فوت ہوجاتے ہیں کیونکہ سلم کو ایک تو اس وجہ سے سلم کہتے ہیں کہ یہ ''اسلم'' سے مأخوذ ہے اور ہمزہ سلب کے لئے ہے تو گویا کہ رب السلم رأس المال مسلم الیہ کو دے کر اس کی سلامتی ختم کردیتا ہے اور دوسرا اس باعث سے اس کو سلم کہا جاتا ہے کہ یہ صیغہ تسلیم سے لیا گیا ہے جس کا معنی سپرد کرنا ہے اور اس میں چونکہ رأس المال مجلس میں سپرد کردیا جاتا ہے اس لئے اسے سلم کہنا بے جا نہ ہوگا۔

پرنٹنگ پریس پر عقد سلم کی صورت میں بک کا معاملہ طے کرنے کی صورت میں رأس المال (پیسے) مجلس عقد میں ادا کرنا ضروری ہیں ورنہ عقد فاسد ہوگا۔۔۔ (جاری............)

☆البلاء يقرب بينك وبين الله لايعلمك الدعاء ويذهب عنك الكبر والعجب والفخر.☆